Regd S. No 141

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۲ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

خطبہ نمبر ۳۳

فی پرچہ ۱ ؎

المصلح

منگل

۱۷ صفر المظفر ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر عبد القادر بی۔ اے

جلد ۶ ‖ ۲۷ اخاء ۱۳۳۲ھش ۔ ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۹۵۳ء ‖ نمبر ۱۷۴

سویز کے متعلق معاہدہ کا حقائق پر مبنی ہونا ضروری ہے

برطانیہ اور مصر کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی مساعی کی تعریف کرنل عبد الناصر

قاہرہ ۲۶ اکتوبر۔ مصر کے نائب وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر نے کل ڈان کے نامہ نگار خصوصی مسٹر نسیم احمد کو ایک ملاقات میں بتایا کہ جب تک علاقہ سویز کے مستقبل کے متعلق مصر اور برطانیہ کے باہمی سمجھوتہ میں مصری عوام کی قومی امنگوں کا پورا پورا لحاظ نہیں رکھا جائے گا۔ اس وقت تک اس کی وقعت کاغذ کے ایک پرزے سے زیادہ نہیں ہوگی معاہدے کے امکان یا عدم امکان کے بارے میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے بعد میں قومی راہ نمائی کو وزیر میجر صلاح سالم نے مسٹر نسیم احمد کو بتایا کہ مصری حکومت پہلے ہی مراعات دینے کے سلسلے میں اس حد تک جا چکی ہے کہ جس حد تک وہ جا سکتی تھی۔ اگر اس نے محض سمجھوتے کی خاطر اب کوئی مزید رعایت دینی منظور کی تو اس کا یہ اقدام عوام کی خواہشات کے خلاف چلنے کے مترادف ہوگا۔ ایسے معاہدے کو جو حقیقت پسندانہ نہ ہو نہ صرف یہ کہ عوام "صدقی بیون معاہدے" کی طرح رد کر دیں گے بلکہ اس سے مصر کی موجودہ حکومت کا مستقبل ہی خطرے میں پڑ جائے گا۔ میجر صلاح سالم نے کہا اگر موجودہ حکومت برقرار نہ رہی۔ تو نہیں کہا جا سکتا کہ یہاں کی حالات رونما ہوں۔ اس کا علم صرف خدا ہی کو ہے

دوران ملاقات میں کرنل ناصر نے واضح کیا کہ موجودہ حکومت ہر اس معاہدے کا احترام کرنا چاہتی ہے۔ کہ جو وہ اس بارے میں برطانیہ سے کرے گی۔ اس لئے وہ ایسی شرائط کو بیچ میں لانے کے لئے تیار نہیں ہے کہ جو مصری عوام کے نزدیک قابل قبول نہ ہوں۔ مذاکرات کے دوبارہ شروع ہونے کے متعلق کرنل ناصر نے کہا اب پیش قدمی برطانیہ کے ہاتھ ہے۔ اگر وہ فی الواقعہ سمجھوتہ کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ خود پہل کرے۔

میجر صلاح سالم نے آج مسٹر نسیم احمد کرنل ناصر سے ملاقات کے بعد قصر عابدین میں ملے تھے۔ برطانیہ اور مصر کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور پاکستانی ناظم الامور مسٹر طیب حسین کی مساعی کو بے حد سراہا۔ انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ مسٹر طیب حسین کی کوششوں کے نتیجہ میں موجودہ غیر رسمی مذاکرات شروع ہوئے تھے۔ مسئلہ سویز کو حل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ انہوں نے کہا لیکن اس کی تمام تر ذمہ داری برطانیہ پر عائد ہوتی ہے۔ (روز نامہ ڈان ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۳ء)

— قاہرہ ۲۶ اکتوبر۔ مصر کے وزیر اعظم جنرل محمد نجیب نے کل عرب ممالک کے اقتصادی امور کے بارے میں صدر آئزن ہاور کے خاص ایلچی مسٹر جونسٹن سے بات چیت کی ؛

ایرانین آئل کمپنی کا اجلاس

تیل کی صورت حال پر غور

تہران ۲۶ اکتوبر۔ کل یہاں ایرانین آئل کمپنی کا اجلاس ہوا جس میں تیل کی صنعت کے متعلق مسٹر ہربرٹ ہوور کی پیش کردہ تجاویز پر غور کیا گیا۔ مسٹر ہوور نے اس بارے میں تجاویز پیش کی ہیں کہ ایرانی تیل کو بین الاقوامی منڈیوں میں کس طرح لایا جا سکتا ہے ؛

مجلس دستور ساز نے بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور کرنے کے متعلق وزیر اعظم کی تحریک منظور کر لی

محض اپنے درخشاں ماضی کا تذکرہ کرنے کی بجائے اسلام پر عمل کرنے کی طرف بھی توجہ کرنا چاہئے (بیگم اکرام اللہ)

کراچی ۲۶ اکتوبر۔ پاکستان کی مجلس دستور ساز نے آج بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر بحث کرنے کے متعلق وزیر اعظم جناب محمد علی کی تحریک منظور کر لی۔ آج اس تحریک پر بحث کا تیرھواں دن تھا۔ بیگم شائستہ اکرام اللہ نے آج ایوان میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر مسلمان اسلام سے واقعی سچی محبت رکھتے ہیں۔ تو انہیں بنیادی اصولوں میں اسلام کے متعلق چند دفعات پاس کر لینے اور اپنے درخشاں ماضی کی روایات بیان کرنے سے ہی مطمئن نہیں ہو جانا چاہیئے۔ بلکہ انہیں اسلامی اصولوں پر اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے اس کے بغیر کبھی ہم صحیح معنوں میں پاکستان کو اسلامی مملکت نہیں بنا سکتے۔ سردار عبد الرب نشتر نے اسلامی نظریات کی روشنی میں کانگرسی ممبروں کی نکتہ چینی کا جواب دیا اور کہا۔ قرار داد مقاصد میں مساوات، آزادی، رواداری اور انصاف کے اسلامی اصول کی روشنی میں آئندہ دستور مرتب کرنے کی ہدایت کی گئی تھی ان اصولوں کی پابندی بہر حال ہم پر لازم ہے۔ آپ نے کہا غیر مسلم ممبروں کو ان کے متعلق ہر قسم کے خدشات دل سے نکال دینے چاہئیں ان کے قوانین اور آزادی پر ہرگز ان اصولوں کی وجہ سے کوئی اثر نہ پڑیگا

اقوام متحدہ اور کمیونسٹوں کی بات چیت تعطل پر ختم ہو گئی

سیئول ۲۶ اکتوبر۔ کوریا کی مجوزہ سیاسی کانفرنس کے متعلق اقوام متحدہ اور کمیونسٹوں میں جو ابتدائی بات چیت ہو رہی ہے۔ آج وہ اچانک تعطل پر ختم ہو گئی۔ کمیونسٹوں نے اپنے اس مطالبہ کو دوہرایا۔ کہ سیاسی کانفرنس میں پاکستان، بھارت، اور برما وغیرہ کو بھی شامل کیا جائے۔ امریکی نمائندے نے کہا۔ امریکہ کی طرف سے مجھے اس مطالبہ کو ماننے کا اختیار نہیں دیا گیا۔ البتہ میں صورت حالات کی رپورٹ امریکی حکومت کے سامنے پیش کر دوں گا۔

— ڈھاکہ ۲۶ اکتوبر۔ مشرقی پاکستان میں ہر قسم کی فصلیں پیدا کرنے کے لئے نمونے کے تین زرعی فارم کھولے جا رہے ہیں۔ ان پر اندازہ ۲½ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ حکومت تیج گاؤں کے فارم میں ایک زرعی تجربہ گاہ بھی قائم کر رہی ہے ان فارموں اور تجربہ گاہ کے لئے ٹیوب ویل اور دوسرے سامان کا بیرونی ملکوں کو آرڈر دے دیا گیا ہے ؛

۲۸ ہزار ٹن امریکی گیہوں صوبہ سرحد اور قبائلی علاقے میں مفت تقسیم کیا جائیگا

پشاور ۲۶ اکتوبر۔ وزیر خوراک و صنعت خان عبد القیوم خان نے کل کراچی سے پشاور پہنچنے کے بعد اخبار نویسوں کو بتایا کہ مرکزی حکومت نے صوبہ سرحد اور قبائلی علاقے میں مفت تقسیم کرنے کے لئے ۲۸ ہزار ٹن امریکی گیہوں الگ کر دیا ہے۔ اس میں سے ۱۸ ہزار ٹن صوبہ سرحد میں اور ۱۰ ہزار ٹن خاص قبائلی علاقے میں تقسیم کیا جائے گا۔ کل خان عبد القیوم خان نے گورنر سندھ خواجہ شہاب الدین سے ملاقات کی۔ آپ سرحد میں تین دن قیام کریں گے ؛

حکومت پنجاب ۳ کروڑ روپے کا ایک نیا قرضہ جاری کر رہی ہے

لاہور ۲۶ اکتوبر۔ حکومت پنجاب ترقی کے منصوبوں میں روپیہ لگانے کے لئے تین کروڑ روپیہ کا ایک نیا قرضہ جاری کر رہی ہے۔ اس قرضے پر ساڑھے تین فی صدی سالانہ منافع دیا جائے گا۔ اس کی قیمت اجراء سو روپے ہوگی۔ اور یہ ۵ نومبر سنہ ۱۹۶۱ء کو قابل ادا ہوگا۔ قرضے کے اجراء کے لئے اگلے ماہ کی ۵ تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ قرضہ صرف ایک دن جاری رہے گا۔ اس قرضے سے جو روپیہ حاصل ہوگا۔ اسے زرعی اور صنعتی ترقی کے متعدد منصوبوں پر خرچ کیا جائے گا۔ نیز مواصلات اور نقل و حمل کی بعض سکیموں کو عملی جامہ پہنانے میں بھی اس سے مدد لی جائے گی۔ جن منصوبوں میں یہ روپیہ لگایا جائیگا۔ ان میں مضافاتی شہروں کی تعمیر بھی شامل ہے ؛

ربوہ میں خدام الاحمدیہ کے تیرھویں سالانہ اجتماع کا افتتاح

ربوہ ۲۴ اکتوبر (بذریعہ تار۔ دیر سے موصول شدہ) کل بعد نماز جمعہ مکرم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے خدام الاحمدیہ کے تیرھویں سالانہ اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ دو بجے کے قریب آپ مقام اجتماع پر تشریف لائے۔ پہلے آپ نے پاکستان اور خدام الاحمدیہ کے علم لہرائے۔ بعدہ مختصر الفاظ میں خدام سے خطاب فرمانے کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح خدام کے سہ روزہ اجتماع کا آغاز ہوا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ لے علالت طبع کے باعث اجتماع میں شرکت نہیں فرما سکے۔ تاہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں خدام سے خطاب فرمایا اور انہیں اپنے قلوب میں محبت الٰہی پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر الصلح میکلوڈ روڈ کراچی سے شائع کی۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۲۷ اخاء ۱۳۳۲ھش

اسلام کا صحیح تصوّر ہونا چاہیئے

موقر سہ روزہ "مقاصد" کے ایک اداریہ پر اظہار رائے کرتے ہوئے گزشتہ اشاعت میں ہم کہہ چکے ہیں کہ اسلامی قوانین کی معقولیت ثابت کرنے کے لئے بھی ہمیں صحیح طرز استدلال اختیار کرنا چاہیئے۔ اور وہ دلائل دینے چاہیے۔ جو واقعی اسلام نے ہمیں اس امر کے ثبوت کے لئے دیئے ہیں۔ نہ یہ کہ دوسرے مذاہب میں اس کا جواز ثابت کر کے اس کو اسلام کے احکام کا جواز خیال کر لیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی سب سے پہلی تصنیف براہین احمدیہ میں پیروان مذاہب عالم کو یہی چیلنج دیا ہے۔ کہ قرآن کریم کے مقابلہ میں جو تم اصول پیش کرتے ہو۔ ان کو اپنی مقدس کتابوں سے دلائل کے ساتھ پیش کرو۔ یعنی اصول اور دلیل کتاب سے دکھاؤ۔ حضرت اقدس نے قرآن کریم کا سب سے بڑا معجزہ یہی بیان فرمایا ہے۔ کہ جو بات وہ کہتا ہے ساتھ ہی اس کی دلیل بھی پیش کرتا ہے۔ قرآن کریم کے سوا یہ خوبی کسی موجودہ مذہبی کتاب میں اس کمال کے ساتھ نہیں پائی جاتی۔ جس کمال کے ساتھ اس میں پائی جاتی ہے

اصل بات یہ ہے کہ جس طرح عام طور پر مغربی تعلیم یافتہ طبقہ اسلام کو نہیں سمجھتا۔ مگر اس کی استثنائی صورتیں موجود ہیں۔ اسی طرح مشرقی تعلیم یافتہ طبقہ کی اکثریت کا تصور اسلام بھی نہایت ناقص اور ایسا ہے۔ کہ جو واقعی اسلام کو بدنام کرنے والا ہے۔ آجکل اس طبقہ کی منظم نمائندگی مودودی صاحب اور ان کی جماعت کر رہی ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب کی تصنیفات رسالہ جہاد فی سبیل اللہ۔ جہاد فی الاسلام تفہیمات و سیاسی کشمکش۔ قتل مرتد وغیرہ میں اسلام کا ایسا ہی بھیانک چہرہ دیکھ کر اگر کوئی مغرب زدہ جس نے اسلام کا کبھی مطالعہ نہیں کیا بدکتا ہے۔ تو اس میں اس بے چارے کا کیا قصور ہے۔

جیسا کہ ہم نے ابھی اشارہ کیا ہے۔ تمام مشرقی تعلیم یافتہ علماء جنہوں نے پرانی طرز کے مکتبوں میں تعلیم پائی ہے ضروری نہیں ہے کہ اسلام کا ایسا ہی بھیانک تصور رکھتے ہوں۔ جیسا کہ مودودی صاحب کا ہے۔ بلکہ ان میں سے ایسے بھی ہیں جو اسلام کا کسی قدر صحیح تصور رکھتے ہیں۔ خواہ وہ بعض باتوں میں غلطی پر ہی ہوں۔ چنانچہ سر سید مرحوم اور ان کے اکثر ساتھی مشرقی تعلیم یافتہ ہی تھے۔ اگرچہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ بعض مسائل میں وہ غلطی پر تھے۔ مگر ان کا اسلام ایسا بھیانک نہیں تھا۔ جیسا کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کا ہے۔ جو اسلام اور انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود صرف دنیا کے اقتدار پر قبضہ کرنا سمجھتے ہیں۔ اور اس کے حصول کے لئے بلا وجہ تلوار کا استعمال جائز قرار دیتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ یہ دونوں مغرب زدہ اور مشرق زدہ گروہ غالی ہیں۔ دونوں اعتدال کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ اگر ایک گروہ اسلام سے نابلد ہے۔ تو دوسرا اس کا نہایت غلط تصور رکھتا ہے۔ جو زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ اشاعت اسلام میں آج ان کا بھیانک تصور ہی ایک بڑی روک بنا ہوا ہے۔ اور جس طرح کا وہ اسلامی قانون نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ واقعی اسلام کو بدنام کرنے والا ہے۔ کیونکہ اس گروہ کے خیال میں پہلے تلوار سے ہل چلا کر ہی بعد میں تبلیغ کی تخم ریزی ہو سکتی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے فی زمانا تبلیغ کے راستوں کو پہلے کی نسبت زیادہ وسیع اور صاف کر دیا ہے۔ اور ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ ہم "اسلام کا صحیح چہرہ" جو سلامتی اور امن کا پیغام کے سوا کچھ نہیں آسانی سے تمام دنیا کو دکھا سکتے ہیں۔

اسلام کسی خاص قوم کی ذاتی ملکیت نہیں بلکہ یہ ایک اللہ تعالےٰ کی امانت ہے۔ جو وہ خود کسی قوم کے سپرد کرتا ہے۔ تاکہ وہ اسے تمام انسانوں تک پہونچا دے۔ جس طرح مشرق اسلام کا حقدار ہے۔ اسی طرح مغرب بھی حقدار ہے۔ اگر پاکستان افغانستان اور مصر میں اسلامی قانون ہونا چاہیئے۔ تو جرمنی برطانیہ اور امریکہ میں بھی ہونا چاہیئے۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ مثلاً پاکستان میں اسلامی قانون کے مطابق دستور بنے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنے مغربی تعلیم یافتہ بھائیوں کو دلائل اور نمونہ سے اس کی خوبیاں سمجھائیں۔ مگر اس کی بجائے وہ لوگ جو بظاہر سب سے زیادہ اسلامی قانون کے حامی بنتے ہیں۔ نہ صرف ان کے دلائل ناقص ہیں۔ اور نہ صرف ان کا تصور اسلام خوفناک اور بھیانک ہے۔ بلکہ وہ اپنے کردار سے ان کا مظاہرہ بھی کرتے ہیں۔ وہ اپنی حکومت سے اسلامی دستور کا مطالبہ بھی کرتے ہیں۔ تو اس میں بھی جبر اور بغاوت کی دھمکیاں ہوتی ہیں۔ چنانچہ "مقاصد" میں "اسلامی جماعت" کی طرف سے دستور کے متعلق جو جلسوں کی کارروائیاں شائع ہو رہی ہیں۔ ان کا انداز بلا استثنا ایسا ہوتا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل مثال سے واضح ہوتا ہے۔

"اسلامیان حافظ آباد کا یہ اجتماع جمعہ مطالبہ کرتا ہے کہ (۲) بنیادی اصولوں کی رپورٹ یا علماء کی ترمیمات میں سے اگر ایسی دفعات نکالنے کی کوشش کی گئی جن کا تعلق قرآن اور سنت سے ہے تو اسے ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اور ایسی غیر دانشمندانہ حرکت کے نتائج کی تمام ذمہ داری ارباب اقتدار پر ہوگی۔"

(سہ روزہ مقاصد)

اول تو یہ سراسر غلط ہے کہ جس اجتماع میں یہ قرارداد پاس ہوئی ہے۔ وہ تمام اسلامیان حافظ آباد کا اجتماع تھا۔ زیادہ سے زیادہ چار یا پانچ ارکان اسلامی جماعت اور دس پندرہ متعلقین کو تمام اسلامیان حافظ آباد کا اجتماع کہنا غضب نہیں تو اور کیا ہے۔ دوسرے "برداشت نہیں کیا جائے گا" اور "نتائج کی ذمہ داری" کے الفاظ شورش پر پائی اور بغاوت کی دھمکی نہیں تو اور کیا ہے؟

کیا اس انداز گفتگو سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ جس قسم کا "دستور اسلامی" یہ لوگ چاہتے ہیں۔ وہ جبر و اکراہ کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ ذرا غور فرمایئے اس قسم کی دھمکیوں سے مغرب زدہ طبقہ پر اسلام کا کیا رعب پڑ سکتا ہے۔ جو اپنے نفاذ کے لئے جبر و اکراہ کا محتاج ہے۔ اس دین میں فی ذاتہ متاثر کرنے کا مادہ کس طرح تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کو دنیا کے لئے رحمت کا پیغام کس طرح سمجھا جا سکتا ہے۔ اور اگر مغرب زدہ طبقہ اس پر بربریت کا الزام لگائے تو ان کو کیا جواب دیا جا سکتا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ اگر آپ اسلامی دستور چاہتے ہیں۔ تو اس انداز کو بدلئے اور اس لٹریچر کو نذر آتش کیجئے جس میں اسلام کو ایک بھیانک دین کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔

تصادم نو بہ نو سے پیدا وجودِ برق و شرار ہوگا

بجا کہ پیرِ مغاں کے صدقے میں خونِ رنداں نثار ہوگا
مگر تمہارا ابھی روزِ محشر ستمگروں میں شمار ہوگا

ہر ایک قطرہ ہے پیش خیمہ کسی نئے بحرِ بیکراں کا
جو طفل گھٹنوں کے بل نہ رینگے وہ کس طرح شاہسوار ہوگا

حوادثِ دہر لیکے آئینگے مژدہ ہائے ضیائے ہستی
تصادمِ نو بہ نو سے پیدا وجودِ برق و شرار ہوگا

یہی ہے رفتار زخم ہائے جگر تو دیکھینگے ہم بھی گلشن
مدام خونِ جگر ٹپکنے سے سینہ رشکِ بہار ہوگا

مثالِ طفلاں جو ذوقِ جور و ستم برائے جبیں رہیگا
تو دہر میں رازِ مہر و الفت عیاں بہ بانگِ ہزار ہوگا

ترانہ تیز و تند چھیڑے گا مطربِ غم کشانِ محفل
کہاں تلک بارِ غم اٹھائے گا کب تلک سوگوار ہوگا

حنیف کو محفلِ طرب میں نہ ڈھونڈئے اشکِ غمگساراں
غبار سے ہے نمود اس کی درونِ گردِ غبار ہوگا

(مرزا حنیف احمد)

خطبہ جمعہ

اپنی نمازوں کو اس طرح سنوار کر ادا کرو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہاری تائید میں نشان ظاہر ہونے لگیں

اور

تمہیں خود بھی یہ نظر آنے لگے کہ تمہارے لئے خدا تعالیٰ کے نشان ظاہر ہو رہے ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸ اگست ۱۹۵۳ء بمقام کراچی

۲۸ اگست کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حلقہ مارٹن روڈ کراچی کی زیر تعمیر مسجد احمدیہ میں حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:-

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ کا اس امر پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہماری جماعت کو یہاں

ایک مسجد بنانے کی توفیق

عطا فرمائی ہے۔ خصوصاً جبکہ پہلے بھی جماعت ایک وسیع ہال بنا چکی ہے۔ جس میں نمازیں ادا کی جاتی ہیں۔ گو وہ ہال کراچی کی ضروریات کے لحاظ سے کافی نہیں۔ بہرحال اب اللہ تعالیٰ نے جماعت کو یہاں بھی ایک مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ آیا سرکاری طور پر اس جگہ پر مسجد بنانے کی اجازت ہے یا نہیں لیکن آج ہی مجھے جماعت کی طرف سے ایک چٹھی ملی تھی کہ اس مسجد کا کوئی نام رکھ دیا جائے

مسجد کا نام

تو مسجد ہی ہے۔ یہی نام اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔ باقی محلوں کے لحاظ سے اور شہروں کے لحاظ سے بعض دفعہ مساجد کے نام بھی رکھ دیئے جاتے ہیں۔ اس کے لحاظ سے اگر اس مسجد کا بھی کوئی نام رکھ لیا جائے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اس کا نام ”مسجد کراچی“ رکھنا مناسب نہیں ہوگا۔ کیونکہ ابھی جماعت نے بڑھنا اور ترقی کرنا ہے۔ اور یہ مسجد اتنی وسیع نہیں کہ سارے کراچی کے احمدی یہاں نمازیں پڑھ سکیں۔ درحقیقت مسجد کراچی وہی کہلائے گی جس میں کراچی کے تمام موجودہ اور آئندہ آنے والے احمدی سما سکیں۔ پس اس کا کوئی اور نام رکھ لیا جائے جو موجودہ حالات کے لحاظ سے مناسب ہو۔

اس کے بعد میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ نماز روزہ اور حج اور زکوٰۃ یہ ساری کی ساری عبادات صرف ایک ظاہری شکلیں ہیں۔ جو اپنی ذات میں مقصود نہیں۔ ہم مساجد کو بناتے ہیں۔ ان کا احترام بھی کرتے ہیں۔ اور مساجد کے سامنے باجا بجانے یا شور و غل مچانے پر کشت و خون بھی ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر ہم غور کریں کہ مسجد کیا ہے؟ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ محض ایک زمین کا ٹکڑا ہوتا ہے جس کا احاطہ کر لیا جاتا ہے۔ اور یہ فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ لوگ یہاں نمازیں پڑھیں گے۔ گویا

ہمارا اصل مقصد

مسجد نہیں۔ اصل مقصود نماز باجماعت ادا کرنا ہوتا ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ہم مزید غور کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ نماز بھی اپنی ذات میں مقصود نہیں۔ بلکہ وہ بھی کسی اور مقصد کے حصول کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ پس جس غرض کے لئے نماز ادا کی جاتی ہے درحقیقت وہی غرض ہمارا اصل مقصود کہلائے گی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (عنکبوت ع ۵)۔ نماز انسان کو فحش اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کی نماز یہ ہے کہ تو یہ سمجھے کہ خدا تجھے دیکھ رہا ہے۔ اور اعلیٰ درجہ کی نماز یہ ہے کہ تو یہ سمجھے کہ تو اپنی آنکھوں سے خدا کو دیکھ رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف نماز اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں

نماز کی اصل غرض

یہ ہوتی ہے کہ عملی زندگی میں وہ انسان کو فحشاء و منکر سے روکے۔ گویا اصل مقصود یہ ہوا کہ انسان فحشاء و منکر سے رکے۔ اور روحانی لحاظ سے نماز کی غرض یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے سامنے آجائے۔ اور وہ یہ سمجھے کہ وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اب یہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو یہ سمجھے کہ تو خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اور اگر تجھے یہ مقام حاصل نہیں تو تو یہ سمجھے کہ خدا تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس کے متعلق

یہ سوال پیدا ہوتا ہے

کہ خدا تو ہر انسان کو ہر حالت میں دیکھ رہا ہے۔ کیا اسلام کی رو سے یہ کہنا جائز ہوگا۔ کہ خدا فلاں کو دیکھ رہا ہے۔ اور فلاں کو نہیں دیکھ رہا۔ یا خدا عیسائیوں کو نہیں دیکھ رہا۔ ہندوؤں کو نہیں دیکھ رہا۔ سکھوں کو نہیں دیکھ رہا۔ لیکن مسلمانوں کو دیکھ رہا ہے یا زید نماز نہ پڑھنے والے کو خدا تعالیٰ نہیں دیکھ رہا۔ اور زید نماز پڑھنے والے کو خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ اگر ایسا ہوتا کہ جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا تبھی خدا اسے دیکھتا تو کئی لوگ جان بوجھ کر نماز چھوڑ دیتے اور سمجھتے کہ نہ ہم نماز پڑھیں گے۔ اور نہ خدا ہمیں دیکھے گا۔ جیسے بچے بعض دفعہ غلطیاں کر بیٹھتے ہیں تو ماں باپ کے سامنے آنے سے گریز کرتے ہیں۔ اور وہ ڈرتے ہیں کہ کہیں ماں باپ انہیں دیکھ نہ لیں۔ اسی طرح اگر نماز نہ پڑھنے والے کو خدا تعالیٰ نہ دیکھتا اور پڑھنے والے کو دیکھتا تو کمزور لوگ کبھی نماز کے قریب بھی نہ جاتے۔ وہ سمجھتے کہ نہ ہم نمازیں پڑھیں گے۔ اور نہ اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھے گا۔ پس جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ

نماز کا ادنیٰ مقام

یہ ہے کہ انسان یہ سمجھے کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ تو اس کے یہ معنے تو نہیں ہو سکتے کہ انسان یہ سمجھے کہ خدا نماز پڑھنے والے کو تو دیکھتا ہے۔ اور جو نماز نہیں پڑھتا اسے نہیں دیکھتا کیونکہ اس صورت میں کمزور لوگ نماز نہ پڑھنے کو اپنے لئے زیادہ برکت کا موجب سمجھتے اور وہ خیال کرتے کہ نہ ہم نماز پڑھیں گے اور نہ ہمیں خدا دیکھے گا۔ پھر

ایک اور معنے

بھی اس کے لئے جا سکتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ فی الواقعہ تو خدا انسان کو نہیں دیکھ رہا۔ لیکن تم یہ سمجھو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ معنے لئے جائیں تو یہ جھوٹ بن جاتا ہے۔ اگر خدا ہمیں نہیں دیکھ رہا۔ اور ہم یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ خدا ہمیں دیکھ رہا ہے۔ تو ہم اپنے نفس کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور ایک جھوٹا تصور اپنے ذہن میں پیدا کرتے ہیں۔ پس یہ دونوں معنے نہیں لئے جا سکتے نہ یہ معنے لئے جا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہم کو عام طور پر نہیں دیکھتا۔ لیکن جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو وہ ہمیں دیکھتا ہے۔ اور نہ یہ معنے لئے جا سکتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہم کو حقیقتاً نہیں دیکھ رہا۔ لیکن ہمیں یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ جب یہ دونوں معنے غلط ہیں تو لازماً ہمیں

اس کے کوئی اور معنے

لینے پڑیں گے جو قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہوں اور وہ معنے یہی ہیں کہ ”سمجھ“ ”سمجھ لو“ کے معنے یقین کر لینے کے ہیں۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ تم سمجھ لو۔ کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ تمہیں یقینی طور پر اس بات کو محسوس کرنا چاہیئے کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اور یقینی علم اور محض خیال اور وہم میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک آدمی صرف خیال کرتا ہے۔ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے

اور ایک آدمی اس یقینِ کامل پر قائم ہوتا ہے۔ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ بظاہر دونوں یہی سمجھتے ہیں۔ کہ خدا انہیں دیکھ رہا ہے۔ لیکن ایک کا تصور محض وہم پر مبنی ہوتا ہے۔ جو جھوٹ بھی ہو سکتا ہے۔ اور دوسرا

یقین کی مضبوط بنیادوں پر

قائم ہوتا ہے۔ ایک کو بڑی آسانی کے ساتھ متزلزل کیا جا سکتا ہے۔ اور دوسرا شخص جو اپنے اندر کامل یقین پیدا کئے ہوئے ہوتا ہے۔ اسے دنیا کی کوئی طاقت متزلزل نہیں کر سکتی۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے اس ارشاد کا یہ مطلب نہیں۔ کہ گو یہ واقعہ تو نہیں کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ مگر تم

نماز پڑھتے وقت

یہ تصور کر لیا کرو۔ کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ نماز کا ادنیٰ درجہ یہ ہے۔ کہ انسان اس یقینِ کامل پر قائم ہو جائے۔ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ یہاں دیکھنے کے عام معنے تو ہو نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ کافر کو بھی دیکھ رہا ہے۔ اور مومن کو بھی دیکھ رہا ہے۔ عیسائی کو بھی دیکھ رہا ہے۔ اور ہندو کو بھی دیکھ رہا ہے۔ نماز پڑھنے والے کو بھی دیکھ رہا ہے۔ اور نماز نہ پڑھنے والے کو بھی دیکھ رہا ہے۔ ایسی صورت میں ایک نماز پڑھنے والا بھی اگر یہ سمجھ لیتا ہے کہ

خدا اسے دیکھ رہا ہے

تو اس میں اسے کوئی خصوصیت حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ خدا جس طرح اسے دیکھ رہا ہے۔ اسی طرح ایک کافر اور منافق کو بھی دیکھ رہا ہے خصوصیت اسے تبھی حاصل ہو سکتی ہے۔ جب دیکھنے کے کچھ اور معنے لئے جائیں۔ اور وہ معنے حفاظت اور مدد کرنے کے لئے اس کی طرف متوجہ ہونے کے ہیں۔ جیسے قرآن کریم میں ہی اللہ تعالےٰ ایک دوسرے مقام پر رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی نسبت فرماتا ہے۔ کہ فانک باعیننا و سبح بحمد ربک حین تقوم (پ ۲۷ سورہ طور ع ۲) پس تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور چاہیئے۔ کہ جب تو (نماز کے لئے) کھڑا ہو۔ تو ہماری تسبیح کیا کر۔ اب آنکھوں کے سامنے ہونے کا یہ مطلب تو نہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تو خدا تعالےٰ کی آنکھوں کے سامنے تھے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا دشمن خدا تعالےٰ کی آنکھوں کے سامنے نہیں تھا۔ بلکہ

اس کا مطلب یہی ہے

کہ تو ایسے مقام پر پہنچ گیا ہے۔ کہ اب ہم تیرا خاص خیال رکھتے ہیں۔ کوئی تجھ کو چھیڑ نہیں سکتا۔ کوئی تجھ پر حملہ نہیں کر سکتا۔ کوئی تجھے ذلیل اور رسوا نہیں کر سکتا۔ جیسے حفاظت کے لئے اگر کسی کی ڈیوٹی مقرر ہو۔ تو وہ حملہ آور کو دیکھ کر چپ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح ہمارا تیرے ساتھ ایسا تعلق قائم ہو چکا ہے کہ اب ہم تجھ پر حملہ ہوتے دیکھ کر چپ نہیں رہ سکتے۔ دنیا میں بھی انسان جب کسی معاملہ میں دخل دینا مناسب نہیں سمجھتا۔ تو آنکھیں پھیر لیتا ہے۔ اور جب دخل دینا چاہتا ہے۔ تو کہتا ہے "میں دیکھ رہا ہوں"۔ بہرحال جب رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ

ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ نماز کا

یہ ہے۔ کہ انسان یہ سمجھے کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ تو اس کے معنے یہی ہیں۔ کہ اسے یہ یقین کامل حاصل ہونا چاہیئے۔ کہ میری نماز اتنی درست ہے۔ کہ اب میرے ساتھ کوئی شخص ایسا سلوک نہیں کر سکتا۔ جسے خدا نظر انداز کر دے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے الہاماً فرمایا۔ کہ انی معین من اراد اعانتک و انی مہین من اراد اہانتک۔ کہ جو شخص تیری مدد کا ارادہ کرے گا۔ میں اسکی مدد کروں گا۔ اور جو شخص تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔ میں اسکی اہانت کروں گا۔ گویا اس مقام پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے نیکی اور بدی دونوں کا ردِ عمل ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنے بندے سے نیکی کرنے والے کی نیکی کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ اور نہ اپنے بندے کے ساتھ برائی کرنے والے کی برائی کو نظر انداز کرتا ہے۔ اگر کوئی اس سے نیکی کرتا ہے۔ تو وہ اس سے بڑھ کر اس کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے۔ اور اگر کوئی اس کے ساتھ بدی کرتا ہے۔ تو وہ اس سے بڑھ کر اس کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے۔ اور یہ ادنیٰ درجہ ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہر مومن کو حاصل ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

نماز کے اعلیٰ درجہ کی طرف

مومنوں کو توجہ دلاتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ اصل مقام یہ ہے۔ کہ تو نماز پڑھتے وقت یہ سمجھے۔ کہ میں خدا کو دیکھ رہا ہوں۔ یہاں بھی کانک تراہ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اب اس کے بھی یہ معنے نہیں ہو سکتے۔ کہ تو فرض کر لے۔ کہ میں خدا کو دیکھ رہا ہوں۔ کیونکہ یہ جھوٹ بن جاتا ہے۔ اول تو جو چیز ہے ہی نہیں اس کے متعلق کسی نے سمجھنا ہی کیا ہے۔ اور اگر کوئی ایسا کمزور دل ہو۔ جو اپنے دل پر بار بار یہ اثر ڈالنے کی کوشش کرے۔ کہ میں خدا کو دیکھ رہا ہوں۔ تو اس کا فائدہ کیا ہو سکتا ہے۔ پس کانک تراہ کے یہ معنے تو نہیں ہو سکتے۔ کہ تو یہ فرض کر لے کہ تو خدا کو دیکھ رہا ہے۔ درحقیقت اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ پہلا مقام حاصل ہو جانے کے بعد مومن ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے اعمال کی حقیقت اس پر واضح ہو جاتی ہے۔ اور وہ

خدا تعالےٰ کے سلوک اور اس کی نشانات

کو اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ لیتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم زمین و آسمان میں اپنے کتنے ہی نشانات ظاہر کرتے ہیں۔ مگر لوگ ان نشانات پر سے آنکھیں بند کر کے گزر جاتے ہیں۔ وھم عنھا معرضون (یوسف ع ۱۲) اور وہ ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اس کیفیت کے بالکل الٹ ایک مومن کو جب اعلیٰ درجہ کا روحانی مقام حاصل ہوتا ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کا ہر نشان محسوس کرنے لگتا ہے۔ اور اس کا ہر سلوک اسے اپنی آنکھوں سے نظر آنے لگتا ہے۔ گویا پہلا مقام تو یہ تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کے ساتھ نیکی کرنے والے کی نیکی کو نظر انداز نہیں کرتا۔ اور بدی کرنے والے کی بدی کو نظر انداز نہیں کرتا۔ اور وہ

اپنے بندے کا نگہبان

ہو جاتا ہے۔ مگر یہ مقام ابھی ناقص تھا۔ کیونکہ اگر خدا تو کسی کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ لیکن بندہ کو وہ سلوک نظر نہ آئے۔ تو اللہ تعالےٰ کے اس سلوک کا ردِ عمل مکمل نہیں ہو گا۔ قرآن کریم میں ہی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم بعض لوگوں کو اپنے خاص فضل سے ترقی دیتے ہیں۔ مگر جب انہیں ترقی حاصل ہو جاتی ہے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ انما اوتیتہ علیٰ علم (زمر ع ۵) ہم نے اپنے زور سے یہ ترقی حاصل کی ہے۔ ہم بڑے لائق تھے۔ ہم بڑے قابل تھے ہم نے جدوجہد کی۔ اور یہ ترقی حاصل کر لی۔ گویا خدا تعالیٰ تو ان پر احسان کرتا ہے۔ مگر وہ اس احسان کو دیکھنے کی قابلیت نہیں رکھتے پس پہلا درجہ تو یہ تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ نیک سلوک کرنے والے سے نیک سلوک کرتا ہے۔ اور بد سلوک کرنے والے سے برا سلوک کرتا ہے۔ لیکن اگر اس نے خدا تعالیٰ کے اس سلوک کو نہیں دیکھا۔ تو خدا تو اس کے ساتھ یہ سلوک کر دیگا۔ لیکن اس کے مقابل میں خود اس کے اندر جو ردِ عمل پیدا ہونا چاہیئے تھا۔ وہ پیدا نہیں ہو گا۔ انسانی فطرت میں یہ بات داخل ہے۔ کہ جب وہ کسی کے سلوک کو پہچانتا نہیں۔ تو اس کے متعلق بدظنی سے کام لینے لگ جاتا ہے۔ تاریخوں میں

برمکہ کے زمانہ کا واقعہ

آتا ہے۔ کہ ایک شخص جو ایک برمکی وزیر کا دوست تھا۔ اور ان دونوں کے آپس میں گہرے تعلقات تھے۔ اسے بعض قرضوں کی ادائیگی اور دوسری ضروریات کے لئے کچھ روپیہ کی ضرورت پیش آ گئی۔ وہ اپنے دوست کے پاس گیا اور اس کے سامنے اس نے اپنی ضرورت پیش کی مگر اس نے کوئی توجہ نہ کی۔ اور وہ سخت مایوس اور بددل ہو کر واپس آ گیا۔ اور اس نے سمجھا۔ کہ یہ بڑے لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ ظاہر میں اپنی دوستی اور محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ مگر وقت آنے پر منہ پھیر لیتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ تھی۔ کہ اس برمکی وزیر نے جب اپنے دوست کو اس حالت میں دیکھا۔ تو اس نے فوری طور پر اس کو مدد دینے کا فیصلہ کر لیا۔ مگر اسے خیال آیا۔ کہ اگر میں لوگوں کے سامنے اسے کچھ دوں گا۔ تو یہ شرمندہ ہو گا۔ کہ میں آج اس حالت کو پہنچ چکا ہوں۔ کہ مجھے

اپنی ضروریات کے لئے

مانگنا پڑا ہے۔ چنانچہ وہ اس وقت خاموش رہا۔ اور اس نے کچھ جواب نہ دیا۔ لیکن جب وہ اپنے گھر پہنچا۔ تو اس نے دیکھا کہ وزیر کے آدمی روپیہ لئے کھڑے ہیں۔ انہوں نے بتایا۔ کہ اتنا روپیہ آپ کے قرضہ کے لئے بھجوایا گیا ہے اور اتنا روپیہ آپ کے کھانے پینے کی ضروریات کے لئے دیا گیا ہے۔ اب دیکھو جب تک اس پر حقیقت ظاہر نہیں ہوئی تھی۔ اس کے دل میں نفرت کے جذبات پائے جاتے تھے۔ کہ یہ شخص مجھ سے اتنے تعلق کا اظہار کرتا تھا۔ مگر وقت آنے پر بالکل بے وفا ثابت ہوا۔ مگر جب اس پر حقیقت کھلی۔ تو یقیناً اس کے دل میں شرمندگی پیدا ہوئی ہو گی۔ کہ میں نے بلاوجہ اس پر بدظنی کی۔ تو اللہ تعالےٰ جب اپنے کسی بندے سے نیک سلوک کرے۔ اور اسے پتہ نہ ہو۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھ سے یہ سلوک کر رہا ہے۔ تو اس کے دل میں

اللہ تعالےٰ کی محبت

پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن جب اسے نظر آ جائے۔ کہ میرے ساتھ حسن سلوک کرنے والے سے خدا تعالےٰ حسن سلوک کرتا ہے۔ اور میرے ساتھ برا سلوک کرنے والے سے خدا تعالیٰ برا سلوک کرتا ہے۔ اور اسے دکھائی دینے لگے۔ کہ اس میں خدا کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ تو اسکی حالت بالکل بدل جاتی ہے۔ اور اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اتنی ترقی کر جاتی ہے۔ کہ کوئی چیز اس کی اس محبت کو کاٹ نہیں سکتی۔ اور وہ اس کے قرب میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پس

نماز کا اعلیٰ مقام

یہ ہے۔ کہ انسان جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو۔ تو اسے یہ یقین کامل ہو۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ جیسے ہندو کہتے ہیں۔ کہ انسان عبادت کے وقت یہ سوچنا شروع کر دے۔ کہ ایک بت جو اس کے سامنے ہے۔ وہ خدا ہے۔ اسی طرح وہ مسلمان بھی سوچنا شروع کر دے۔ کیونکہ اسلام وہم نہیں سکھاتا۔ اسلام کوئی جھوٹا تصور انسانی ذہن میں پیدا نہیں کرتا۔ اسلام یہ سکھاتا ہے۔ کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو۔ تو تمہیں اس امر کا کامل معرفت حاصل ہو۔ کہ تم سے نیک سلوک کرنے والے سے خدا تعالیٰ نیک سلوک کرتا ہے اور تم سے برا سلوک کرنے والے سے

خدا تعالیٰ سے برا سلوک کرتا ہے۔ اگر تم کو بھی یہ نظر آجائے۔ اور تم کو بھی یہ محسوس ہونے لگ جائے۔ کہ جس نے تمہارے ساتھ نیک سلوک کیا تھا۔ اس کے ساتھ خدا تعالیٰ نے نیک سلوک کیا۔ اور جس نے تمہارے ساتھ برا سلوک کیا تھا۔ اس کے ساتھ خدا تعالیٰ نے برا سلوک کیا۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہاری محبت الٰہی کامل ہو جائے گی۔ اور تمہاری نماز اپنی ذات میں مکمل ہو جائے گی

غرض

اسلام واہمہ کی تعلیم نہیں دیتا

اسلام ہمیں یقین اور معرفت کے مقام پر پہنچانا چاہتا ہے۔ اسلام ہم سے تقاضا کرتا ہے۔ کہ ہم اپنی نمازوں کو اس طرح سنوار کر ادا کریں۔ اور انہیں اتنا اچھا اور اعلیٰ درجہ کا بنائیں۔ کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ ہم سے اتنا تعلق رکھے کہ ہمارے ساتھ حسن سلوک کرنے والے سے وہ حسن سلوک کرے۔ اور ہمارے ساتھ برا سلوک کرنے والے سے وہ برا سلوک کرے اور دوسری طرف ہماری اپنی آنکھیں اتنی روشن ہوں۔ اور ہمارے دل میں اتنا نور بھرا ہو۔ کہ ہم کو خود بھی نظر آ جائے۔ کہ خدا تعالیٰ ہماری تائید میں اپنے نشانات ظاہر کرتا ہے۔ جب یہ مقام کسی شخص کو حاصل ہو جائے۔ تو وہ ہر قسم کے شکوک و شبہات سے بالا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے روشن نشانات اس کی تائید میں ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ اور وہ اس یقین سے لبریز ہو جاتا ہے۔ کہ خدا اسے ضائع نہیں کرے گا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے نشانات کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ وہ اس کے حسن سلوک اور انعامات کا مشاہدہ کر رہا ہوتا ہے۔ اور وہ اس یقین پر مضبوطی سے قائم ہوتا ہے۔ کہ دنیا اسے چھوڑ دے۔ مگر

خدا اسے نہیں چھوڑے گا

نادان اس کو نہیں سمجھ سکتا۔ مگر وہ جس نے خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہو۔ وہ ایسی مضبوط چٹان پر قائم ہوتا ہے۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کے عزم کو متزلزل نہیں کر سکتی پچھلے دنوں جب فسادات ہوئے۔ تو مجھے جماعت سے خطاب کرنا پڑا اور میں نے کہا کہ کیا تم نے گذشتہ چالیس سال میں کبھی دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے چھوڑ دیا ہو۔ پھر کیا وہ مجھے اب چھوڑ دیگا۔ ساری دنیا مجھے چھوڑ دے۔ مگر وہ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا۔ بلکہ وہ تو میری مدد کے لئے دوڑا آ رہا ہے۔ میرے اس اعلان سے گورنمنٹ نے سمجھا کہ فساد ہو جائے گا اور اس نے

سیفٹی ایکٹ کے ماتحت

میری زبان بندی کر دی۔ مگر دراصل یہ تھا۔ کہ خدا میری طرف دوڑا چلا آ رہا تھا۔ اور جب مجھے دکھائی دے رہا تھا۔ کہ خدا میری طرف آ رہا ہے۔ تو میں اس کو کس طرح چھپا سکتا تھا۔ اور سیفٹی ایکٹ خدا تعالیٰ کی تائید سے ہمیں کس طرح محروم کر سکتا تھا وہ شخص جس نے خدا تعالیٰ کی تائیدات کو نہیں دیکھا۔ وہ اگر انکار کرتا ہے تو اپنی نابینائی کی وجہ سے کرتا ہے۔ لیکن وہ شخص جس نے الٰہی نشانات کو بارش کی طرح برستا دیکھا ہو۔ اور اس کی محبت کا مشاہدہ کیا ہو۔ اسے یہ کہنا کہ تم نے ایسا کیوں کہا ہے بالکل ایسی ہی بات ہے جیسے اس وقت میرے سامنے ہزاروں آدمی بیٹھے ہیں۔ اور میں انہیں دیکھ رہا ہوں۔ لیکن گورنمنٹ کی طرف سے کہا جائے۔ کہ تم کہو کہ میں ان آدمیوں کو نہیں دیکھ رہا تھا

اس سے زیادہ حماقت

کی اور کیا بات ہوگی۔ میں خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں اور گورنمنٹ کہے کہ تم کیوں کہتے ہو۔ کہ میں خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں۔ جب وہ مجھے نظر آ رہا ہے تو میں یہی کہوں گا۔ کہ وہ مجھے نظر آ رہا ہے۔ اور جب مجھے دکھائی دے کہ وہ میری تائید کے لئے دوڑا چلا آ رہا ہے۔ تو میں یہی کہوں گا کہ وہ میری تائید کے لئے دوڑا چلا آ رہا ہے اس پر اگر سیفٹی ایکٹ کے ماتحت۔ مجھے نوٹس لکھ دیا جائے۔ تب بھی میں کہ یہ محض ایک عارضی چیز ہے۔ جب میرا خدا میری مدد کے لئے آئے گا تو سیفٹی ایکٹ آپ ہی آپ ختم ہو جائے گا کیونکہ اصل سیفٹی خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ بلکہ

حقیقت تو یہ ہے

کہ سیفٹی ایکٹ بنانے والے خود ہمارے خدا سے محفوظ نہیں ہیں۔ اور وہ اس کے ایک اشارہ پر ختم ہو سکتے ہیں۔ پھر ہمیں خوف کس بات کا ہو سکتا ہے۔ ایک بچہ جسے بھوک لگی ہوئی ہو۔ وہ بیشک بھوک کی وجہ سے رونے لگ جائے گا۔ لیکن اگر باورچی خانہ میں۔ اس کی ماں پھلکے پکا رہی ہو۔ یا ہنڈیا تیار کر رہی ہو۔ تو دیکھنے والا یہ کبھی نہیں کہہ سکے گا۔ کہ وہ کچھ نہیں کر رہی اسی طرح جب ہمیں نظر آ رہا ہو۔ کہ خدا ہماری تائید کے لئے دوڑا چلا آ رہا ہے جب ہمیں۔ نظر آ رہا ہو۔ کہ خدا ہمارے دشمنوں کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتا جب ہمیں نظر آ رہا ہو کہ اللہ تعالیٰ کی قضا ہمارے حق میں ہے۔ تو خواہ کوئی مانے یا نہ مانے۔ اقرار کرے یا انکار کرے۔ اچھا سمجھے یا برا منائے۔ ہوگا وہی جس کا خدا نے ارادہ کیا ہے۔ پس نماز کے متعلق

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے جو یہ فرمایا ہے۔ کہ تم نماز کو اس واسطے ادا کرو۔ کہ گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو۔ اور اگر یہ مقام تمہیں حاصل نہیں تو تمہیں کم از کم یہ سمجھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس میں کسی وہم کی تعلیم نہیں دی گئی بلکہ بتایا گیا ہے کہ مومن کو اپنی نمازیں خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والی بنانی چاہئیں۔ اور ایسے رنگ میں ادا کرنی چاہئیں کہ خدا تعالیٰ کا اس سے اس قسم کا تعلق ہو جائے۔ کہ خدا اس کے لئے نشان دکھانے لگ جائے۔ اور وہ بھی سمجھ جائے کہ خدا اس کی تائید کے لئے نشان دکھا رہا ہے۔ جب یہ مقام کسی شخص کو حاصل ہو جاتا ہے۔ تو دنیا کی بڑی سے بڑی مخالفت بھی اسے مرعوب نہیں کر سکتی وہ ایک مضبوط چٹان کی طرح دشمنوں کے نرغہ میں کھڑا رہتا ہے۔ اور سلامتی کے ساتھ اُن کی جلائی ہوئی آگ میں سے نکل آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام پر جن دنوں گورداسپور میں

کرم دین نے مقدمہ

کیا ہوا تھا۔ خواجہ کمال الدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس گھبرائے ہوئے آئے: اور انہوں نے کہا کہ آریوں نے مجسٹریٹ پر زور دے کر اس سے وعدہ لے لیا ہے۔ کہ وہ حضور کو ضرور سزا دیگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام نے جب یہ سنا تو آپ نے فرمایا۔ خواجہ صاحب آپ کیسی باتیں کرتے ہیں۔ کس میں طاقت ہے کہ وہ

خدا تعالیٰ کے شیر پر ہاتھ ڈال سکے

اب خواجہ صاحب کو تو نظر نہیں آتا تھا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کو دکھائی دے رہا تھا۔ کہ خدا آپؑ کی تائید میں کھڑا ہے۔ اس لئے دشمن آپؑ کو سزا دلانے کے ارادہ میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ چندو ہی مجسٹریٹ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کو سزا دینے کا ارادہ کیا تھا۔ اسے خدا نے اس قدر آفات اور مصائب میں مبتلا کیا۔ کہ میں ایک دفعہ دلی سے آ رہا تھا۔ کہ لدھیانہ سٹیشن پر وہ خود چل کر میرے پاس آیا اور اس نے کہا۔ کہ مجھ سے کچھ غلطی کر چکا ہوں۔ اس کی سزائیں مجھے مل رہی ہیں۔ آپ خدا کے لئے میرا قصور معاف ہونے کے لئے دعا کریں۔ میں سخت نادم اور پشیمان ہوں۔

غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ مومن

عبادت کرتے وقت

یہ سمجھتا ہے۔ کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہے اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کو ایک بت سمجھتا ہے اور اس کا تصور اپنے ذہن میں لانے کی کوشش کرتا ہے۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ مومن اپنی آنکھوں سے دکھائی دیتا ہے۔ کہ خدا اس کی تائید میں اپنے نشانات ظاہر کر رہا ہے۔ خدا اس کی تائید کرنے والوں کی تائید کرتا ہے۔ خدا اس کی مخالفت کرنے والوں کی مخالفت کرتا ہے۔ خدا اس کے دشمنوں کو ہلاک کرتا اور اس کے دوستوں کو ترقی دیتا ہے اور یہی مقام ہے جو ہر مومن کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ورنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہرگز یہ مراد نہیں کہ تم نماز میں خدا تعالیٰ کی تصویر بنانے کی کوشش کرو۔ اور اس کا جھوٹا تصور اپنے ذہن میں لاؤ۔ اسلام مومن کے دل میں کوئی جھوٹا تصور پیدا نہیں کرتا۔ بلکہ وہ عملاً اسے ایسے مقام پر پہنچاتا ہے۔ کہ صفات الٰہیہ کا ظہور اس کے لئے شروع ہو جاتا ہے۔ اور خدا اس کے لئے

زمین و آسمان میں بڑے بڑے نشانات

دکھانا شروع کر دیتا ہے۔ اور خود اسے بھی وہ روحانی آنکھیں میسر آ جاتی ہیں۔ جن سے وہ خدا تعالیٰ کے چمکتے ہوئے ہاتھ کا مشاہدہ کر لیتا ہے۔ اور جب یہ مقام کسی مومن کو حاصل ہو جاتا ہے۔ تو پھر دنیا اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔ ساری دنیا بھی اگر اس کے خلاف کوشش کرے۔ تو وہ ناکام رہتی ہے کیونکہ خدا اس کی پشت پر ہوتا ہے۔ اور

جس کی تائید میں خدا ہو

دنیا اس کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتی۔

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے لئے درخواست دعا

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ جس اخلاص اور محبت کے ساتھ اپنے تن من دھن سے سلسلہ کی خدمات میں مصروف ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ درحقیقت آپ کا وجود جماعت کے لئے ایک بابرکت اور فیض رساں وجود ہے۔ آپکے بیٹے سیٹھ یوسف الہ دین صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ان دنوں آپ کی صحت زیادہ گر رہی ہے بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ تمام احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ حضرت سیٹھ صاحب موصوف کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور ان کے وجود سے زیادہ مخلوق خدا کو مستفیض ہونے کا موقع دے۔ آمین۔ (ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

دور اوّل کیلئے ایک نہائت ضروری اعلان!

(۱) اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آپ کے ذمہ گذشتہ اٹھارہ سالوں میں کسی سال کا بقایا تو نہیں ہے۔ یا اگر بقایا تو ہے مگر یاد نہیں۔ تو آپ فوراً وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو لکھیں۔ آپ کو بواپسی جواب دیا جائیگا۔ بشرطیکہ یہ اطلاع بھی اپنی چٹھی میں کر دیں۔ کہ آپ نے دور اوّل کے پہلے دسویں سال کا چندہ کہاں سے وعدہ کیا۔ اور کہاں سے ادا کیا۔ دسویں سال کا وعدہ جہاں سے آپ نے کیا۔ وہاں آپ کا دس سال درج ہے۔

(۲) دسویں سال کے بعد آپ نے گیارھویں۔ بارھویں۔ تیرھویں۔ چودھویں۔ پندرھویں سولھویں۔ سترھویں۔ اٹھارہویں سال کا وعدہ کہاں کہاں سے کیا اور کہاں سے ادا کیا ہے آپ کا حساب ہر سال کے رجسٹر سے نکال کر انیسویں سال میں درج کیا جاتا ہے۔ لہذا آپ کو اپنا اٹھارہ سال کا حساب دریافت کرتے وقت مذکورہ بالا باتوں کی اطلاع دینا ضروری ہے۔

اس لئے کہ تاریخ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں جو لکھی جانے والی ہے۔ اس میں دور اوّل کے ہر مجاہد کا نام اور اس کی دی ہوئی بیس سالہ اشاعت اسلام میں مدد بھی دکھانا ضروری ہے۔ اس لئے آپ جو دور اوّل کے مجاہد ہیں۔ سب سے پہلے اپنے انیسویں سال کا وعدہ اس ماہ میں ادا کریں۔ اور اس کے بعد اگر بقایا ہو۔ تو ۳۰ نومبر ۵۳ء تک پورا کر دیں۔ تا آپ کا نام فہرست میں آجائے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

آڈیٹر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی توجہ کے لئے

نظارت بیت المال کی طرف سے متعدد بار یہ اعلان ہو چکا ہے۔ کہ بعض سیکرٹریان مال کے متعلق یہ شکایت ہے۔ کہ وہ ہر ماہ مرکزی چندہ وصول شدہ سالم کا سالم روانہ مرکز نہیں کرتے بلکہ اس کا کچھ حصہ اپنے پاس رکھ چھوڑتے ہیں۔ چونکہ پریذیڈنٹ یا امیر صاحبان باقاعدہ ماہوار حساب پڑتال نہیں کرتے۔ اس لئے یہ سقم ان کی نظر سے اوجھل رہتا ہے۔

نظارت ہذا اس کے ازالہ کے لئے آپ کی توجہ اس طرف مبذول کراتی ہے کہ آپ براہ مہربانی باقاعدہ ماہوار حساب پڑتال کر کے ہر ماہ کے آخر میں یہ رپورٹ ارسال کیا کریں کہ جس قدر چندہ وصول کیا گیا ہے۔ وہ درج رجسٹر ہو چکا ہے اور حسب تفصیل روانہ مرکز کر دی گئی ہے۔ اور مرکزی چندہ وصول شدہ سے کوئی رقم قابل ادخال خزانہ باقی نہیں ہے۔ امید ہے کہ آپ اس رپورٹ کے باقاعدہ ارسال کرنے کا التزام فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

اعلان دار القضاء

بمطالبہ ناظر صاحب بیت المال ربوہ از شیخ سعید احمد صاحب معرفت منٹ رول پرنٹنگ پریس پرانی انارکلی لاہور فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ شیخ سعید احمد صاحب مبلغ ۷۵/۵/۴ روپے ناظر صاحب بیت المال کو ادا کریں۔ میعاد برائے درخواست منسوخی فیصلہ ایک ماہ مقرر کی گئی ہے۔ چونکہ شیخ صاحب موصوف کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ اس لئے بذریعہ اعلان اخبار انہیں فیصلہ کی اطلاع دی جا رہی ہے۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

دار القضاء کی طرف سے اطلاع

چونکہ سہ ماہی دوم اگست تا اکتوبر ختم ہو رہی ہے۔ اس واسطے جملہ قاضی صاحبان و وکلاء جن کو پہلے اطلاعات بھیجی جا چکی ہیں ہدایتی کارڈز وغیرہ کی نسبت مقدمات فیصلہ۔ سہ ماہی مقدمہ و بقایا مقدمات تا آخر اکتوبر دفتر دار القضاء میں ۱۰ نومبر ۵۳ء کے اندر اندر بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (ناظم دار القضاء)

پتہ جات مطلوب ہیں

میاں عبد الرحیم صاحب بی۔ اے۔ ایس۔ سی ولد میاں عبد الغنی صاحب سکنہ ادہلہ کے متعلق معلوم ہوا تھا کہ وہ تھل پراجیکٹ میں منیجر نادم ہیں۔ ان کو خط لکھا گیا مگر وہاں سے خط واپس آیا کہ اس نام کا کوئی آدمی یہاں نہیں ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر خود وہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (نظارت بیت المال)

(۲) میاں عبد الحمید صاحب ولد میاں عبد القادر صاحب حیدر آبادی جو نیشنل بینک مری روڈ راولپنڈی میں اکونٹنٹ تھے۔ ان کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر خود وہ یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں (ناظر بیت المال)۔ (۳) مولوی کرم الٰہی صاحب ولد میاں حیات احمد صاحب سکنہ دینگر ضلع ہزارہ کا ایڈریس مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں:۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

بخشی حکومت کی دہشت گردی ختم کی جائے شہری آزادیاں بحال کی جائیں مطالبہ

نئی دہلی ۲۵ اکتوبر۔ کشمیر ڈیموکریٹک یونین نے مطالبہ کیا ہے کہ ریاست میں استصواب رائے کرانے کی غرض سے محمد علی نہرو معاہدہ کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں شہری آزادی بحال کر کے فضا سازگار بنائی جائے۔ کل نئی دہلی میں ڈیموکریٹک یونین کی مجلس عاملہ کا ایک جلسہ مشہور کشمیری لیڈر پنڈت پریم ناتھ بزاز کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں ایک قرارداد منظور کی گئی۔ قرارداد میں نہرو محمد علی معاہدہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ کہ کٹھ پتلی بخشی حکومت پر کشمیری عوام کو کوئی اعتماد نہیں۔ اس حکومت نے ریاست میں دہشت گردی کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ قرارداد میں بخشی حکومت پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ کہ ریاست میں استصواب رائے کے لئے فضا سازگار کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اخبارات کو آزادی دی جائے۔ دوسری سیاسی جماعتوں کو جلسے کرنے کی اجازت ہو۔ اخبارات پر سے سنسر کی تمام پابندیاں ختم کی جائیں۔ قرارداد میں اس بات پر تعجب کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ ایک طرف تو دونوں ملکوں کے وزراء اعظم نے ریاست میں استصواب رائے عامہ کرانے کا وعدہ کیا ہے۔ اور دوسری طرف مخالف سیاسی لیڈروں کو جیلوں میں ڈالا جا رہا ہے۔ اور کئی لیڈر تو ایک طویل عرصہ سے نظر بند ہیں۔ اور ان پر آج تک مقدمہ بھی نہیں چلایا گیا۔ ڈیموکریٹک یونین نے اس سلسلہ میں اپنے جنرل سیکرٹری شیام لال بچہ کی مثال پیش کی جو گذشتہ دو سال سے نظر بند ہیں۔ اور ان پر ابھی تک مقدمہ بھی نہیں چلایا گیا۔

مجلس عاملہ نے اس قرارداد میں یہ بھی مطالبہ کیا ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر میں شیخ عبد اللہ کی برطرفی اور گرفتاری کے بعد جو خونریز واقعات پیش آئے۔ ان کی آزادانہ اور غیر جانبدارانہ طریقے پر تحقیقات کرائی جائے۔ تاکہ لوگوں کو صحیح واقعات کا علم ہو سکے۔ قرارداد میں بتایا گیا ہے۔ کہ ان واقعات کے دوران اور اس کے بعد نیشنل کانفرنس اور دوسری مخالف سیاسی جماعتوں کے ممتاز لیڈروں کے خلاف ایک ہزار سات سو کشمیریوں کو جیلوں میں ڈالا جا چکا ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ اگرچہ مقبوضہ کشمیر کی حکومت نے کہا ہے۔ کہ ان ہنگاموں کے دوران فائرنگ میں صرف تیس افراد ہلاک ہوئے مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ ریاست کے مختلف شہروں میں بارہ مرتبہ فائرنگ ہوا۔ اور اس فائرنگ سے لاتعداد افراد ہلاک ہوئے۔ جن کی تعداد سرکاری اعداد و شمار سے کہیں زیادہ ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں لاقانونیت اور ظلم و تشدد کا دور دورہ ہے۔ اور کسی کشمیری کو بخشی غلام کی حکومت پر اعتماد نہیں ہے۔

کراچی ۲۵ اکتوبر۔ شہنشاہ ایران کے چھوٹے بھائی شہزادہ علی رضا اڑھائی ماہ تک آزاد کشمیر اور پاکستان میں تعطیلات گذارنے کے بعد آج کراچی سے تہران واپس لوٹ گئے۔

اٹلی کی طرف سے یوگوسلاوی حکومت کو مشورہ

روم ۲۵ اکتوبر۔ اطالوی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کل رات یہاں اعلان کیا۔ کہ اگر یوگوسلاوی حکومت رضامند ہو جائے۔ تو ٹریسٹ کے متنازعہ علاقہ سے فریقین اپنی افواج کو چند کلومیٹر پیچھے ہٹا کر موجودہ نازک صورت حال کو اعتدال پر لا سکتے ہیں۔

لنڈن میں پٹرول کے ڈرائیوروں کی ہڑتال

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ کل صبح سے ۲ ہزار فوجیوں نے دار الحکومت میں پٹرول پہنچانا شروع کیا۔ پٹرول کے لاری ڈرائیوروں کی غیر سرکاری ہڑتال کی وجہ سے پٹرول کی تقسیم گذشتہ چند دنوں سے تقریباً بند تھی۔ ہڑتالیوں کی یونین نے کام پر واپس جانے کی اپیل مسترد کر دی تھی۔ اور کل لاری ڈرائیوروں کی اس دھمکی سے صورت حال اور بھی نازک ہو گئی۔ کہ اگر فوجیوں نے ان کی لاریوں میں پٹرول بھرا۔ تو وہ اپنی گاڑیوں کو باہر نکالنے سے انکار کر دیں گے۔ ایندھن کی وزارت نے پٹرول کی تقسیم کا پروگرام بنا دیا ہے۔ ہسپتالوں۔ ایمبولنسوں ڈاکٹروں وغیرہ کو سب سے پہلے پٹرول دیا جائے گا۔ مقامی خوردہ فروشوں سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ ڈاکٹروں کے لئے معقول ذخیرے رکھیں۔ اور عوام سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ بلا ضرورت سفر نہ کریں۔

کویت میں انقلاب کی خبریں غلط ہیں

بیروت ۲۵ اکتوبر۔ کویت میں حفاظت عامہ کے ڈائرکٹر جنرل امیر عبد اللہ السلیم کے اخباری نمائندے سید توفیق بہازی نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں کویت میں انقلاب کی خبروں کی پرزور تردید کی۔ انہوں نے کہا کویت کے عوام کویت کے امیر شیخ عبد اللہ الصباح کے حامی ہیں۔ انہوں نے بتایا۔ کہ ملک کی ۶ کروڑ پونڈ کی سالانہ آمدنی ہے۔ جس میں سے ½ ۱ کروڑ پونڈ ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کئے جاتے ہیں۔ سید بہازی نے اس خبر کی بھی تردید کی۔ کہ انقلاب کی خبروں کے بعد برطانوی فوجیں کویت میں داخل ہوئی تھیں۔

کراچی مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں ہنگامہ کرنے والے کونسلروں کے خلاف تادیبی کاروائی

کراچی ۲۵ اکتوبر: معلوم ہوا ہے کہ کراچی مسلم لیگ مجلس عاملہ جس کا جلسہ پرسوں ختم ہو رہا ہے ایک کمیٹی مقرر کرے گی تاکہ ان لوگوں کے خلاف تادیبی کاروائی کی جائے جنہوں نے ۱۵ اکتوبر کو صوبائی مسلم لیگ کونسل کے جلسہ میں ہنگامہ کیا تھا۔ صوبائی لیگ کونسل کے جلسہ میں جب پاکستان مسلم لیگ کونسل کے نمائندوں کا انتخاب کیا جا رہا تھا تو بعض لوگوں نے ہنگامہ کیا تھا جس کی وجہ سے کچھ کونسلر زخمی بھی ہوئے تھے۔ ان لوگوں کے خلاف تادیبی کاروائی کرنے کے سوال پر صوبائی لیگ مجلس عاملہ غور کرے گی۔ اس کے علاوہ صوبائی مسلم لیگ کا آئین بنانے اور کراچی کو صوبائی درجہ دینے کے مطالبہ کے سلسلہ میں مزید اقدام سوچنے کا سوال بھی پرسوں کے جلسے کے ایجنڈے میں شامل ہے۔ صوبائی لیگ عاملہ کراچی کو صوبائی درجہ دینے کے متعلق اپنے مطالبات سے لیگ اسمبلی پارٹی کو بھی مطلع کر دینا چاہتی ہے اور اس کے لئے وہ اپنا کیس جلد ہی پارٹی کے سامنے پیش کرے گی۔

ضروری اشیاء کی تقسیم اور کنٹرول کے بل پر بحث

کراچی ۲۵ اکتوبر: پاکستان پارلیمنٹ کا اجلاس کل شام منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجلاس میں کئی اہم بل زیر غور آئیں گے۔ مرکز کو کراچی میں اشیاء کی سپلائی کنٹرول اور تقسیم کے اختیارات حاصل کرنے کے بل پر کل بحث ہوگی۔

بھارت نے پاکستان کے دو سرحدی دیہات پر قبضہ کر لیا۔ متنازعہ علاقہ خالی کرنے سے انکار

مشرقی اور مغربی پنجاب کے فنانشل کمشنر سرحدی تنازعات طے کرانے میں ناکام ہو گئے

شملہ ۲۵ اکتوبر: سرحدی تنازعات کے متعلق دونوں پنجاب کے فنانشل کمشنروں کی کانفرنس یہاں ختم ہو گئی۔ اکثر معاملات کے بارے میں بات چیت مکمل نہ ہو سکی۔ بھکی لدھیکی (ضلع امرتسر) کی ملکیت کے بارے میں بات چیت کے نتائج پر دونوں فنانشل کمشنروں نے دستخط کئے۔ یہ نوٹ ہندوستان اور پاکستان کی گورنمنٹوں کو پیش کئے جائیں گے تاکہ وہ ان پر باہم غور کر کے کسی آخری سمجھوتہ پر پہنچ سکیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ جھگڑا حل نہ ہوا۔ جہاں ہندوستانی پنجاب کا دعوی ہے کہ بھکی لدھیکی اس کے علاقہ میں ہے وہاں پاکستانی پنجاب اسے اپنا علاقہ قرار دے رہا ہے۔ اس وقت یہ ہندوستانی پنجاب کے قبضہ میں ہے۔ چندر دیہہ سرحدی جھگڑوں پر بھی بات چیت ہوئی۔ ان میں ایک موضع گرجا مرتیا تحصیل و ضلع لاہور کی زمین کے متعلق ہے۔ پاکستان کا بیان ہے کہ یہ پاکستانی علاقہ ہے جس پر بھارت نے قبضہ کر لیا ہے۔

ملک فیروز خان نون ۲۸ اکتوبر کو لاہور پہنچ جائیں گے

لاہور ۲۵ اکتوبر: معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون ۲۸ اکتوبر کو کراچی سے لاہور واپس پہنچ جائیں گے۔

گورنر جنرل غلام محمد واشنگٹن پہنچ گئے

واشنگٹن ۲۵ اکتوبر: گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد جو ان دنوں سوئٹزرلینڈ کے غیر سرکاری دورے پر گئے ہوئے ہیں، آج جنیوا سے واشنگٹن پہنچے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر غلام محمد یہاں کچھ دن قیام کریں گے۔

ہند چینی کی جنگ میں ۴۰۰ ویٹ منہہ فوجی ہلاک!

ہنوئی ۲۵ اکتوبر: معلوم ہوا ہے کہ کل ہنوئی کے جنوبی علاقے میں فرانسیسی فوج نے ۴۰۰ ویٹ منہہ گوریلوں کو ہلاک کر دیا۔ بتایا گیا ہے کہ یہ گوریلا فوج ایک فرانسیسی دستے کو گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہی تھی کہ فرانسیسی بکتر بند کا ڈیژن نے اس فوج پر اچانک حملہ کر دیا اور اسی لڑائی میں ۴۰۰ گوریلوں کو ہلاک کر دیا۔

مسٹر عبداللہ انتظام اور مسٹر ہربرٹ ہوور سے بھی ملاقات کرے گا۔

شاہ ایران کی سالگرہ پر قائمقام گورنر جنرل کا پیغام!

کراچی ۲۵ اکتوبر: قائمقام گورنر جنرل میاں عبدالرشید نے شاہ ایران کو ان کی سالگرہ پر حسب ذیل پیغام تہنیت بھیجا ہے: "پاکستان کی حکومت و عوام کی طرف سے اور اپنی طرف سے میں آپ کو سالگرہ کے موقعہ پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ کی درازی عمر و ایران کے عوام کی خوشحالی اور ترقی کے لئے دعاگو ہوں۔"

ایرانی تیل کمیشن امریکی تجاویز پر غور کر رہا ہے

تہران ۲۵ اکتوبر: امریکہ کے گشتی سفیر مسٹر ہربرٹ ہوور نے جو ان دنوں ایرانی تیل کا تنازعہ طے کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، حکومت ایران کے سامنے تیل کا موجودہ تعطل دور کرنے کے لئے جو تجاویز پیش کی ہیں آج ان پر ایرانی تیل کمیشن نے غور کیا۔ تیل کمیشن حکومت کو اپنی رپورٹ بھیجنے سے پہلے ایران کے وزیر خارجہ

ایران میں برطانوی سازشوں کا خطرہ - زاہدی حکومت پر دہشت انگیزی پھیلانے کا الزام!

تہران ۲۵ اکتوبر: علامہ کاشانی کے حامی اور ایران کے مشہور قوم پرست لیڈر مسٹر حسین مکی نے جنرل زاہدی اور ان کی حکومت پر ایک کھلے خط میں زبردست حملہ کیا ہے۔ حسین مکی نے زاہدی حکومت پر الزام لگایا ہے کہ وہ قوم پرست تحریک کی مخالف ہے اور برطانیہ سے دوبارہ سفارتی تعلقات قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس خط میں یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ جنرل زاہدی ایرانی مجلس کو توڑ دینے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے ملک میں دہشت گردی پھیلانے کی غرض سے گرفتاریوں کا ایک زبردست سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ حسین مکی نے اپنے اس کھلے خط میں لکھا ہے کہ زاہدی حکومت تیل کا تنازعہ طے کرنے کی غرض سے برطانیہ کے ساتھ دوبارہ سفارتی تعلقات قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اگر تیل کا تنازعہ طے ہونے سے قبل برطانیہ نے ایران کے ساتھ سفارتی تعلقات دوبارہ قائم کر لئے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایران میں پھر زبردست سازشیں شروع ہو جائیں گی اور حکومت برطانیہ کے ساتھ ایسا معاہدہ کرنے پر مجبور ہو جائے گی جو ۱۹۳۲ء کے معاہدہ سے بھی بدتر ثابت ہوگا۔ حسین مکی نے لکھا ہے کہ ہم نے برطانیہ کے ساتھ سفارتی تعلقات اس لئے منقطع کئے ہیں کہ ایران کی غربت کی بڑی وجہ برطانیہ کا صد سالہ اثر تھا۔ مکی نے کہا ہے کہ حکومت جس طرح مجلس کو ختم کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے وہ پارلیمنٹ کی روایات کے خلاف ہے۔ انہوں نے ملک میں لاتعداد گرفتاریوں پر بھی شدید احتجاج کیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ حکومت فوراً اپنی پالیسیوں کی وضاحت کرے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مجلس کا اجلاس منعقد ہوتا تو وہ پارلیمنٹ میں اس سلسلے میں یہ مطالبات پیش کرتے۔

برٹش گیانا کیلئے شاہی کمیشن کا تقرر

لندن ۲۵ اکتوبر: برٹش گیانا کے متعلق تحقیقاتی کمیشن کے ممبروں کے ناموں کا عنقریب اعلان ہو جانے کی توقع ہے۔ خیال ہے کہ کمیشن میں تین ممبر ہوں گے۔ اور سر جان ویڈنگٹن اس کے صدر ہوں گے۔ ان کی رپورٹ پر ہی ملک کا نیا آئین مبنی ہے۔ لندن میں برٹش گیانا کی سابق لیجسلیٹو کونسل کے حزب مخالف کے ممبر مسٹر لکھو نے برطرف وزیر اعظم کی بیوی پر کمیونسٹ ہونے کا الزام لگایا ہے اور کہا ہے کہ وہ بہت دلکش شخصیت کی مالک ہیں اور بہت ترغیب آمیز پروپیگنڈا کرتی ہیں۔

عرب مہاجرین کو عسکری تربیت

بیروت ۲۵ اکتوبر: یہاں معلوم ہوا ہے کہ عرب ملکوں کے مابین عرب مہاجرین کو فوجی تربیت دینے کے متعلق بات چیت ہو رہی ہے تاکہ وہ اسرائیلی حملوں کے خلاف عرب سرحدوں کی حفاظت کر سکیں۔

عرب لیگ کے سیکرٹری مغربی جرمنی جائیں گے

دمشق ۲۵ اکتوبر: مغربی جرمنی کے حکام کے ساتھ اقتصادی بات چیت کرنے کے لئے عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبدالخالق کو جرمنی بھیجنے کے سوال پر عرب ملکوں کے مابین مشورے ہو رہے ہیں۔ وہ جرمن حکام پر زور ڈالیں گے کہ جرمن منڈیوں میں عرب اشیاء کا بھاؤ بڑھایا جائے۔ اقتصادی حلقوں کا کہنا ہے کہ عرب ممالک جرمنی اور اطالیہ سمیت کچھ یورپی ملکوں سے تجارتی معاہدے کریں گے۔

مجلس دستور ساز میں بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر بحث

حزب اختلاف کے لیڈر مسٹر ایس سی چٹو پادھیا کی تقریر

کراچی ۲۶ر اکتوبر۔ ۲۴ر اکتوبر کو سفتہ کے روز مجلس دستور ساز میں حزب اختلاف کے لیڈر مسٹر ایس۔ سی چٹو پادھیا نے دستوری سفارشات پر عام بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔ کہ میں اس بارے میں مسٹر نور الامین سے اتفاق نہیں رکھتا۔ کہ چونکہ مسلم لیگ کی کوششوں سے پاکستان بنا ہے۔ اس لیے مسلم لیگ کو ہی یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ ملک کا نیا آئین تیار کرے۔ انہوں نے کہا۔ مسلم لیگ اور کانگرس کے درمیان سمجھوتے کی وجہ سے پاکستان معرض وجود میں آیا تھا۔ اور اگر وہ سمجھوتہ نہ ہوا ہوتا۔ تو اس برصغیر میں انگریز آج بھی حکمران نظر آتے۔ یہ مجلس دستور ساز کا کام ہے۔ کہ وہ آئین مرتب کرے۔ کیونکہ اس بارے میں کلی اختیار اسی کو حاصل ہے۔ اس کے اپنے سوا کوئی دوسری ایسی بااختیار ہستی موجود نہیں ہے۔ کہ جو اس بارے میں اسمبلی کو ہدایات جاری کر سکے۔

چٹو پادھیا نے دوران تقریر میں اسمبلی کو توڑنے کے متعلق مسٹر حسین شہید سہروردی اور مسٹر فضل الحق کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا۔ اسمبلی کلی طور پر بااختیار اور آئین ساز مجلس ہے۔ اور اگر اسے ہی توڑ دیا گیا۔ تو ملک میں ایک تعطل اور خلا کی سی کیفیت پیدا ہو جائیگی۔ جہاں تک مجلس دستور ساز کا سوال ہے خود گورنر جنرل بھی اسے توڑنے کا کوئی اختیار نہیں رکھتے۔

مذاہب کا احترام

تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چٹو پادھیا نے کہا۔ کہ انسانیت کسی نہ کسی مذہب کی ضرور پابند ہے۔ اور جہاں تک اس نظریے کا تعلق ہے۔ مجھے کسی سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اسی نظریہ کے ماتحت میں ہر مذہب کا احترام کرتا ہوں۔ اور جہاں تک اسلام کی روح کا تعلق ہے مجھے اس سے بھی کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اور نہ ہی میں اسلام سے خوف زدہ ہوں۔ جیسا کہ بعض مسلم لیگی ممبر نظر آتے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا۔ کہ حکومت تعلیمات اسلامی بورڈ کی سفارشات کو شائع کرنے سے کیوں شرماتی ہے۔ جبکہ اس رپورٹ کی تیاری میں بورڈ پر لاکھوں روپیہ صرف ہوا ہے۔ انہوں نے کہا۔ جب ہم غیر مسلموں کی پوزیشن اور اسلام کی مختلف توضیحات کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ تو قدرتی طور پر ہمارے دل میں شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ پچھلے دنوں فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں بعض علماء نے بیان دیتے ہوئے صاف صاف کہا تھا۔ کہ اسلامی حکومت میں غیر مسلموں کو ”ذمیوں“ کی حیثیت حاصل ہوگی۔ اگر غیر مسلموں کی پوزیشن کے بارے میں یہ جذبہ کارفرما ہے۔ تو پھر مسلمان اور غیر مسلموں کے درمیان اچھے جذبات کی کیسے توقع کی جا سکتی ہے۔ مسٹر چٹو پادھیا نے اقلیتوں کے ضمن میں لفظ ”تحفظ“ کے استعمال پر اعتراض کیا اور کہا ہم صرف سیاسی طور پر مساوات چاہتے ہیں۔

قائد اعظم کا وعدہ

حزب اختلاف کے لیڈر نے ایوان کو یاد دلایا کہ قائد اعظم نے وعدہ کیا تھا۔ کہ پاکستان ایک نئی طرز کی آزاد مملکت ہوگی۔ جس میں غیر مسلموں کو وہی حقوق حاصل ہوں گے۔ کہ جو مسلمان شہریوں کو حاصل ہوں گے۔ ابھی وہ تقریر کر ہی رہے تھے۔ کہ اجلاس چھ بجے شام تک ملتوی کر دیا گیا تھا۔

جب اجلاس دوبارہ شروع ہوا۔ تو مسٹر چٹو پادھیا نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے ان مشکلات کو واضح کرنے کے لئے جو اسلامی اصولوں کی مختلف توجیہات کی وجہ سے پیش آ رہی ہیں۔ انہوں نے لاہور اور پنجاب کے حالیہ فسادات کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا تحقیقاتی عدالت نے ایک دیوبندی عالم سے جب قائد اعظم کے اس بیان کے متعلق دریافت کیا کہ پاکستان ایک متحدہ قومیت کا مظہر ہوگا۔ اور پاکستان کے رہنے والے تمام لوگ پاکستانی قوم کے فرد کہلائیں گے تو بیان کیا جاتا ہے کہ اس عالم نے جواب دیا ....

.... کہ یہ بیان قرآن کریم کے خلاف ہے۔ مسٹر چٹو پادھیا نے کہا ہندو اقلیت کے نزدیک ہمیشہ ہی سے قائد اعظم کا بیان ”منشور آزادی“ کا درجہ رکھتا ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں کہ احمدی مسلمان ہیں یا نہیں اس دیوبندی عالم نے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہا کہ احمدی غیر مسلم ہیں۔ اور انہیں اہم عہدوں پر مقرر نہ کیا جائے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چٹو پادھیا نے کہا۔ ”ختم نبوت“ کے مسئلے پر پنجاب میں ایسا شدید ایجی ٹیشن شروع کیا گیا۔ کہ جس کا مقابلہ کرنے کے لیے مارشل لاء لگانا پڑا۔ اور سینکڑوں آدمیوں کو جیل بھیجنا پڑا۔ خود کراچی میں بھی پبلک جلسوں میں اس قسم کی قراردادیں منظور کی گئیں۔ کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان احمدی ہیں۔ اس لئے انہیں وزیر خارجہ کے عہدے سے ہٹا دیا جائے۔

امریکہ اور دوسرے سامراجی جنگ لسٹ ملک کشمیر کو جنگی اڈہ بنانا چاہتے ہیں!

نئی دہلی ۲۵ر اکتوبر۔ آج سری نگر میں بخشی غلام محمد کی صدارت میں نیشنل کانفرنس نے ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ ”آزاد کشمیر“ کا نعرہ امریکیوں اور دوسرے استعمار پرست جنگ پسند ملکوں کا دیا ہوا تھا۔ قرارداد میں کہا گیا۔ کہ امریکہ اور دوسرے استعمار پرست ملک یہ چاہتے تھے۔ کہ کشمیر ایک جنگی اڈہ بن جائے۔ اور پھر اسے پاکستان اور بھارت کی جمہوری تحریکوں اور جنگ کی صورت میں کشمیر کی ہمسایہ جمہوریتوں کے خلاف جنگی اڈے کے طور پر استعمال کیا جا سکے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ بھارت اور پاکستان کی دوستی کے راستے میں بعض مفاد پرست ملکوں نے اپنی جارحانہ حرکتوں سے رکاوٹ پیدا کر رکھی ہے جس کی وجہ سے ان دونوں ملکوں کے درمیان اختلافات کی خلیج وسیع ہوتی جا رہی ہے۔

قرارداد میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ یہ طاقتیں پاکستان اور بھارت کے تعلقات کو اور بھی خراب کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ تاکہ ان کے جارحانہ منصوبے پورے ہو سکیں قرارداد میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ یہ طاقتیں ہر بات میں مداخلت کرتی ہیں۔ اور انہوں نے دونوں ملکوں میں انتہا پسند مذہبی عناصر کو مشتعل کر رکھا ہے تاکہ دونوں ملکوں پر ان کا تسلط قائم رہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ نہرو علی معاہدہ کشمیر کے تنازعہ کو طے کرنے کے لئے بہترین بنیاد بن سکتا ہے مگر پاکستان غیر ملکی طاقتوں کے اثر میں آ کر اس معاہدہ کو ناکام بنا رہا ہے۔ اور بھارت کے خلاف جارحانہ پروپیگنڈا ختم کرنے کو تیار نہیں۔

ریاست خیرپور کے ایک سو طلباء مغربی پاکستان کا دورہ کریں گے

خیرپور ۲۵ر اکتوبر۔ ریاست خیرپور کے ایک سو طلباء ۵ر نومبر کو مغربی پاکستان کے تعلیمی دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ پنجاب بہاولپور اور صوبہ سرحد کے تعلیمی تاریخی اور صنعتی اداروں کا دورہ کریں گے۔ ریاست خیرپور کے وزیر اعلیٰ مسٹر ممتاز حسن قزلباش نے آج طلباء کو بتایا۔ کہ اس دورے کا مقصد تعلیمی ہے آپ ریاست خیرپور کے نمائندوں کی حیثیت سے جا رہے ہیں۔ دوسری ریاستوں اور صوبوں کے مقابلے میں آپ کسی پسماندہ ریاست سے تعلق نہیں رکھتے۔ اس لئے آپ کو اپنی ریاست سے باہر جا کر نیک نامی حاصل کرنی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا۔ کہ حکومت نے اس دورے کے اخراجات کے لیے دس ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

بھارت بھر میں گیہوں سے کنٹرول ختم

نئی دہلی۔ ۲۵ر اکتوبر معلوم ہوا ہے۔ حکومت ہند نے اس اصول کو مان لیا ہے۔ کہ بھارت بھر میں گیہوں سے کنٹرول ہٹا دیا جائے۔ البتہ مختلف صوبوں نے گیہوں کی نقل و حرکت پر جو پابندیاں لگا رکھی ہیں۔ وہ علیٰ حالہٖ برقرار رہیں گی۔ اس اصول کا اطلاق مختلف صوبائی حکومتیں مقامی ذخیرہ کی حالت کو دیکھتے ہوئے عمل میں لائیں گی۔ لیکن ۱۹۵۳ء کے آخر تک بھارت میں گیہوں سے کنٹرول ختم کر دیا جائے گا۔ البتہ چاول کی رسد بہت کم ہے اس لیے چاول کے سلسلہ میں اس پالیسی پر عمل مشکل ہے۔

ایر وائس مارشل کینن کراچی واپس آگئے

کراچی ۲۵ر اکتوبر۔ پاکستان کی فضائی فوج کے کمانڈر انچیف ایر وائس مارشل کینن آج شام چک لالہ سے کراچی واپس آگئے۔ ایر وائس مارشل کینن چک لالہ میں شاہین ایر ٹریننگ کا کیڈٹس کو ونگز دینے گئے تھے۔

شاہ ایران نے مزارعوں میں اپنی زمین تقسیم کردی!

تہران ۲۵ر اکتوبر۔ آج شہنشاہ ایران نے اپنے محل میں تہران کے تقریباً ۱۶ سو مزارعین کو اپنی ذاتی املاک میں سے ۲ ہزار ایکڑ زمین تقسیم کر دی۔ اس طرح ان مزارعین کو اس زمین کے مستقل مالکانہ حقوق حاصل ہو گئے ہیں۔

اٹلی میں خوفناک سیلاب ایک سو افراد ہلاک

سیلاب زدگان کی امداد کیلئے فوج طلب کرلی گئی!

ریگو کالابریا اٹلی ۲۵ر اکتوبر۔ جنوبی اٹلی میں شدید بارش کی وجہ سے گذشتہ دو روز سے سیلاب آیا ہوا ہے۔ جس سے زبردست جانی اور مالی نقصان ہوا ہے۔ اندازہ ہے کہ اب تک ایک سو افراد ہلاک اور اتنی ہی تعداد زخمی ہوئے ہیں مالی نقصان بھی بہت زیادہ ہوا ہے۔ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے فوج کو طلب کر لیا گیا ہے

یہ مطالبہ اقلیت یا اکثریت کی بنیاد پر نہیں تھا۔ اگر اس اصول کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو پھر غیر مسلموں کے لئے امید اور آس کی کوئی گنجائش باقی رہ جائے گی۔

(روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۵۳ء)